آقائے نامدار تاجدار رسالت ؐ سے عرض کیا کہ حضور ؐ! قیامت میں مسلمانوں کی کیا کیفیت ہوگی؟ تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: بہت ذلیل و زبوں ہوں گے۔ عرض کیا گیا۔ کیا وہ تعداد میں تھوڑے ہوں گے؟ فرمایا۔ نہیں بہت ہوں گے۔ تو پھر اس ذلت کا سبب کیا ہوگا؟

آقائے کائنات ؐ نے فرمایا: مسلمانوں کو "وھن" ہو جائے گا۔

صحابہؓ نے عرض کی کہ حضور ؐ "وہن" کیا ہوتا ہے؟

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حُبُّ الدُّنْیَا وَ کَرَاھِیَۃُ الْمَوْتِ۔ یعنی دنیا سے محبت اور موت کی ناپسندیدگی (یعنی آخرت کا یقین کمزور پڑ جائے گا۔)

یوں ہمارے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے مرض کی نشان دہی اپنی الہامی زبان سے ہی فرما دی تھی۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ ہمیں "وہن" کا روحانی مرض لاحق ہو چکا ہے۔ اگر آج بھی ہم دنیا و آخرت کی کامیابیوں کی اوج ثریا تک پہنچنا چاہتے ہیں تو ہمیں اس مرض "وھن" سے چھٹکارا پانے کی فکر کرنا ہوگی اور اس کا مجوزہ نسخہ کیمیا قرآن و حدیث کی رُو سے آخرت کے دن، حساب و کتاب، جزا و سزا پر آہنی اور غیر متزلزل یقین ہے۔